Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۲۴۹ ۔ ایڈیٹر: نسیم سیفی ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸/۴۳ ۔ منگل - ۱۴۔ رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ - ۹۔ امان ۱۳۷۲ ہش - ۹۔ مارچ ۱۹۹۳ء ۔ نمبر ۵۸

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"غرض خدا تعالیٰ سے ڈرنا اور متقی بننا بڑی چیز ہے۔ خدا اس کے ذریعہ سے ہزار آفات سے بچا لیتا ہے۔ بجز اس کے کہ خدا تعالیٰ کی حفاظت اس کے شامل ہو۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مجھے بلا نہیں پکڑے گی اور کسی کو بھی مطمئن نہیں ہونا چاہیئے۔ آفات تو ناگہانی طور سے آجاتے ہیں۔ کسی کو کیا معلوم کہ رات کو کیا ہوگا۔

لکھا ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پہلے بہت روئے اور پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ یا عباد اللہ خدا سے ڈرو۔ آفات اور بلیّات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں۔ بجز اس کے کہ سچّے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۰۷)

گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"میں نے ایک لمبا سلسلہ خطبات کا شروع کیا تھا۔ مختلف اخلاق پر زور دینے کے لئے۔ مالی لین دین۔ بیویوں سے سلوک۔ خاوندوں سے سلوک۔ دوستوں سے گفتگو میں۔ طرزِ تکلم میں اصلاح وغیرہ وغیرہ۔ وہ اگلی صدی میں داخل ہونے کا بہانہ سامنے رکھ کر تاکہ اس طرح جماعت میں ایک ولولہ پیدا ہو۔ جوش پیدا ہو۔ میں نے وہ باتیں بیان کیں لیکن حقیقت میں تو ان باتوں کا صدیوں سے تعلق نہیں تھا۔ وہ ایک دائمی اہمیت، دائمی حیثیت کی باتیں ہیں۔ حقیقت میں ان باتوں کا صدیوں سے نہیں بلکہ ہر آنے والے لمحے سے تعلق ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی وہ لقاء جو زبردستی کی لقاء ہوگی ہمارا اس میں اختیار نہیں۔ ہم نے بہرحال لوٹ کے اس کے پاس جانا ہے وہ تو صدیوں کا انتظار نہیں کیا کرتی۔ اس میں تو لمحے لمحے کی بھی ہمیں خبر نہیں کہ اب ہوگی یا اگلے لمحے ہوگی۔ پس وہ ساری باتیں ایسی ہیں جن کا لمحات سے تعلق ہے۔ اور ہر آنے والے لمحے سے تعلق ہے۔ ان باتوں میں اصلاح کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی لقاء زیادہ آسان ہونی شروع ہو جائے گی اور بعض دفعہ اخلاق کی ترقی کے ساتھ انسان جزوی طور پر خدا کو اس طرح پانا شروع کر دیتا ہے کہ اسی کا پھر چسکا پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور جو لقاء کا لطف ہے وہی اگلے قدموں کے لئے غذا بن جاتا ہے لیکن اگر وہ لطف ہی نصیب نہ ہوا تو اگلے قدم کے لئے طاقت ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ قدم واپس مڑتے ہیں اور دنیاوی مادی لذتوں کی طرف جھکتے ہیں۔ اور انسان دن بدن اپنے ذوق میں زیادہ سفلہ پن محسوس کرنے لگتا ہے۔ لیکن ایسے بھی ہیں جو کوئی محسوس نہیں کرتے۔ ان کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ پس خدا کی طرف سفر کرنے کے لئے ذوق کا لطیف تر ہوتے چلے جانا نہایت ضروری ہے۔ پس اپنے ماحول میں اپنے بچوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ اپنی بیویوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ بیویاں خاوندوں سے گفت و شنید میں اعلیٰ ذوق کا مظاہرہ کریں۔ بھائی بہنوں سے۔ دوستوں سے بے تکلفی کے باوجود ایک اخلاق کا پاس ضرور رکھا کریں کیونکہ وہ بے تکلفی جو بدتمیزی پر منتج ہو جائے، وہ بے تکلفی جس سے کلام میں بدخلقی پیدا ہو وہ بے تکلفی حقیقت میں ایک مہلک زہر ہے وہ دوستیوں کو تباہ کرنے والی بے تکلفی ہوا کرتی ہے۔ دوستیوں کو بڑھانے والی نہیں ہوا

باقی صفحہ ۷ پر

محترم چوہدری علی اکبر صاحب سابق نائب ناظر تعلیم وفات پا گئے

محترم چوہدری علی اکبر صاحب سابق نائب ناظر تعلیم مورخہ ۴۔ مارچ ۱۹۹۳ء کو انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔ مورخہ ۵۔ مارچ ۱۹۹۳ء کو ان کا جنازہ بعد نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت الاقصیٰ میں پڑھایا۔ جس میں ہزارہا احباب و خواتین شامل ہوئے۔ اسی روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترم چوہدری علی اکبر صاحب نے محکمہ تعلیم میں سرکاری ملازمت کی اور اعلیٰ عہدے سے ریٹائر ہوئے جس کے بعد آپ نے خدمت دین کا سلسلہ شروع کیا اور نائب ناظر تعلیم کے طور پر سالہا سال کام کرتے رہے اس دوران مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول کے طور پر بھی لمبا عرصہ خدمات انجام دیتے رہے۔

احباب کرام سے ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل سے محترم مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب کے بیٹے عزیزم ناصر الدین صاحب جو پاک امریکن انسٹیٹیوٹ آف مینیجمنٹ سائنسز لاہور میں ایم بی اے آخری سال کے طالبعلم ہیں ایک سمیسٹر میں ۹۴،۵ فیصد نمبر لے کر پورے انسٹیٹیوٹ میں اوّل نمبر پر آئے ہیں۔ تقسیم انعامات کی تقریب پرل کانٹی نینٹل ہوٹل لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر مہمان خصوصی مکرم گورنر صاحب پنجاب نے عزیز کو خصوصی ایوارڈ دیا۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اور کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اعلان

پاکستان میں بسنے والے احمدی احباب میں سے ایسے احباب جو مقامی زبانوں اور انگریزی کے علاوہ کوئی غیر ملکی زبان لکھنا پڑھنا یا بولنا جانتے ہوں وہ اپنے مکمل ایڈریس سے نظارت اصلاح و ارشاد کو مطلع فرمائیں۔ نیز حسب ذیل کوائف بھی بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ کونسی زبان جانتے ہیں۔

۲۔ اہلیت لکھنے / پڑھنے / بولنے کی رکھتے ہیں۔

۳۔ اس وقت کیا کام کرتے ہیں (کاروبار / ملازمت / کوئی دیگر پیشہ)

○ زعیم صاحب مجلس انصار اللہ
"کیا آپ نے سال ۹۳ء کی تجنید مرکز میں ارسال کر دی ہے؟"
(قائدِ تجنید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۹۔ امان ۱۳۷۲ ہش ۹۔ مارچ ۱۹۹۳ء

اکرامِ اولاد

نفسیات کا علم انسانی رویوں کے تجزئے کا نام ہے۔ کوئی کام کیوں کیا جاتا ہے اور کیوں نہیں کیا جاتا۔ کیا سوچا جاتا ہے اور کیا نہیں سوچا جاتا۔ ایسی ہی متعدد باتوں کا تجزیہ کرنے کو علم نفسیات کہتے ہیں۔ اور آجکل تو بات بات پر علم نفسیات کا ذکر ہوتا ہے۔ اور نفسیات کے ماہر ہر بات کی کنہہ تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب نفسیات کے ماہر کسی شخص کی عادت کا تجزیہ کرتے ہیں یا کسی واقعہ کی وجوہات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو وہ آغاز کی طرف پلٹتے ہیں۔ یعنی بچپن سے بات شروع کرتے ہیں اور یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جو واقعہ اب رونما ہوا ہے یہ کس رویے کا نتیجہ ہے۔ اور یہ رویہ کس طرح درجہ بدرجہ اس حالت کو پہنچا ہے۔

کہا جا سکتا ہے کہ سوائے چند ایک مستثنیات کے انسان کے اعمال و افعال کو اس کے بچپن کے ساتھ منسلک کیا جا سکتا ہے۔ بچپن میں اس کا رویہ کیا تھا اور منزل بہ منزل وہ کس طرح آگے بڑھا۔ اس بات کے پیشِ نظر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تربیت کا اصل وقت بچپن ہی ہے۔ رویے بنانے اور عادت کے ڈھالنے کا وقت بچپن ہے۔ اور اس کے ذمہ دار وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں میں کسی کا بچپن گذرتا ہے۔ بدل تو انسان سکتا ہے۔ اور یہی بات استثناء میں داخل ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں۔ اگر چور سے سادھ بن سکتا ہے تو یہ بدلنے ہی کی دلیل ہے۔ لیکن کتنے چور سادھ بنے ہیں۔ عام طور پر تو رویہ منزل بہ منزل آگے بڑھتا ہے اور انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ زندگی بھر ساتھ رہتا ہے۔

جس بچے نے پیار دیکھا ہے۔ اور پیار حاصل کیا ہے اس سے یہی امید کی جاتی ہے کہ وہ بڑا ہو کر دوسروں سے پیار ہی کا مظاہرہ کرے گا اور جس بچے نے ڈانٹ ڈپٹ میں زندگی کا آغاز کیا ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ ہی اس کا رویہ بن جائے گا۔ آگ میں سے گذر کر وہ آگ ہی برسائے گا۔

اس سلسلہ میں ایک چھوٹی سی بات۔ اگرچہ ہے وہ بہت بڑی۔ یہ ہے کہ اپنی اولاد کی عزت کریں۔ اکرموا اولادکم ۔ بچوں کی عزت دنیا بھر میں عزت اور احترام کے جذبات کو جنم دے گی۔

یہ بھی ہے ملاقات کہ مَیں آپ کو دیکھوں
اور میرا وجود آپ کی نظروں سے ہو اوجھل
اُلجھن ہے مرے دل میں کہ مَیں بھی نظر آؤں
اے کاش بتا دے مجھے اس کا بھی کوئی حل

ابوالاقبال

آنسو تھے تو آنکھ کا زیور ہو جاتے
سینے دُھل جاتے چہرے تر ہو جاتے

گھومنے پھرنے والے بے گھر بن باسی
اپنے گھر میں رہ کر بے گھر ہو جاتے

گھائل ہو جاتیں آوازیں لفظوں سے
لفظ بھی ہوتے ہوتے بنجر ہو جاتے

آتے جاتے رہتے دل کی محفل میں
راہ میں جتنے موڑ تھے ازبر ہو جاتے

سُن لیتے فریاد اگر تصویروں کی
تصویروں کے مومن کافر ہو جاتے

آ جاتا سیلاب چمن میں خوشبو کا
پھول اگر آپے سے باہر ہو جاتے

کانٹوں پر چلنے میں کیا دشواری تھی
چلتے تو چلنے کے خوگر ہو جاتے

شہروں کی دیواریں آنکھ کے پانی سے
دُھل جاتیں تو شہر پوتّر ہو جاتے

آنکھیں بن کر آنے جانے والوں کو
تکتے تکتے راہ کا پتّھر ہو جاتے

مضطرؔ ان کو نطق و بیاں کا اذن نہ تھا
ورنہ آئینے پیغمبر ہو جاتے

چوہدری محمد علی

یقینی اور قطعی علم تو خدا کو ہے کہ تمہارا مستقبل اچھا ہو گا یا بُرا۔ راحت والا ہو گا کہ دُکھ اور تکلیف والا۔ مگر ایک حد تک مستقبل کا اندازہ انسان کے گذشتہ اعمال سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ اگر اس نے لنگڑے یا خاص الخاص یا ثمر بہشت کا درخت لگایا ہے تو اس سے لنگڑے یا خاص الخاص یا ثمر بہشت ہی پیدا ہوں گے۔ انگور یا سیب پیدا نہیں ہوں گے۔ اور نہ ہی وہ حنظل اور تمّہ پیدا ہو گا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر لطیف احمد قریشی - فضل عمر ہسپتال - ربوہ

دل کی بیماریاں اور احتیاطیں

مجلس انصار اللہ پاکستان کے شعبہ صحت جسمانی کے زیر اہتمام ۲۲ فروری ۹۳ء کو انصار اللہ ہال میں پڑھا گیا۔

انسانی جسم میں دل ایک مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔ اس کی صحت اور مضبوطی تمام جسم کے اعضاء کو صحت مند اور تندرست حالت میں رکھتی ہے اور اس کی بیماری کے نتیجے میں تمام جسم میں مختلف قسم کے عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔ موجودہ زمانہ میں دل کی بیماریوں نے خصوصی اہمیت حاصل کر لی ہے اور اس کے علاج کے نت نئے طریقے ایجاد ہو چکے ہیں۔ بڑے بڑے اپریشن کئے جاتے ہیں نئے نئے الیکٹرونک آلات دل میں لگا دیئے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض مریضوں کو کامیابی کے ساتھ نیا دل بھی فراہم کیا جا چکا ہے۔ غرض دل کا علاج نئے زاویوں سے انسان کے سامنے آیا ہے

ان بیماریوں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم کو دل کی ساخت اور بناوٹ نیز اس کی کارکردگی کے متعلق بنیادی اصولوں کا علم ہو۔

بنیادی طور پر دل ایک خصوصی قسم کا پٹھا ہے جسے ہم انگریزی میں CARDIAC MUSCLE کہتے ہیں۔ اس MUSCLE کے درمیان خلا ہوتا ہے جو ایک تھیلی کی ساخت کے مانند ہوتا ہے۔ اس تھیلی کے ساتھ خون کی بڑی بڑی نالیوں کا کنکشن ہوتا ہے جن میں سے کچھ خون کو دل تک لانے والی ہوتی ہیں اور کچھ خون کو دل سے لے جانے والی ہوتی ہیں۔ اس تھیلی کے اندر کی سطح ایک جھلی سے ڈھکی ہوئی ہوتی ہے۔ جو بعض مقامات پر پردے کی شکل اختیار کر جاتی ہے جسے ہم VALVES کہتے ہیں۔

دل میں اس قسم کے چار VALVES ہوتے ہیں اور ان کے نتیجے میں دل کا اندرونی حصہ چار خانوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

دل کے پٹھے کی تھیلی کے اندر خود بخود سکڑنے اور پھیلنے کی صلاحیت ہوتی ہے جس کے نتیجے میں اس تھیلی کے اندر موجود خون حرکت کرتا رہتا ہے اور VALVES کی وجہ سے اس کی گردش ہمیشہ ایک خاص سمت میں اور خاص رفتار سے جاری رہتی ہے۔ پٹھوں کی اس تھیلی کے چاروں طرف ایک مضبوط جھلی کا غلاف ہوتا ہے جس میں ہلکا سا سیال مادہ موجود ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کی دھڑکن کے دوران FRICTION یا رگڑ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ اس جھلی کو PERICARDIUM کہتے ہیں۔

بچے کی پیدائش سے بھی بہت پہلے اس کا دل دھڑکنا شروع کر دیتا ہے اور یہ دھڑکن بغیر کسی رکاوٹ کے انسان کے آخری سانس تک جاری رہتی ہے۔ گویا کہ انسانی جسم کا یہ مضبوط MUSCLE زندگی کے ہر لمحے سکڑتا اور پھیلتا رہتا ہے۔ اس کام کو کرنے کے لئے اسے آکسیجن اور غذا کی مسلسل ضرورت ہوتی ہے اور یہ خون کی نالیوں کے ذریعے سے اسے ملتی ہیں۔ دل میں خون کی دو بڑی نالیاں ہوتی ہیں جو جسم کی شریان اعظم یعنی AORTA کی جڑ سے نکلتی ہیں۔ جس وقت دل سکڑنے کے بعد پھیلتا ہے تو اس وقت اس کے عضلات آرام کر رہے ہوتے ہیں اور یہی وقت ہے جب دل کی خون کی نالیوں میں سرعت کے ساتھ خون گردش کرتا رہتا ہے اور دل کو ضروری آکسیجن اور غذا مہیا کر دیتا ہے خون کی یہ نالیاں دل کو خون فراہم کرنے کا کام بہت عمدگی سے سرانجام دیتی ہیں اور جب جسم کو زیادہ خون کی ضرورت ہو (جیسے ورزش کرتے وقت) تو دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور وہ زیادہ تیزی سے کام شروع کر دیتا ہے اور اس کی خون کی ضروریات بھی بڑھ جاتی ہیں۔

ایسے وقت میں دل کی خون کی نالیاں پھیل کر بڑی ہو جاتی ہیں اور ان میں کئی گنا زیادہ خون گردش کرنے لگ جاتا ہے۔ اور دل کی تمام ضروریات کو پورا کر دیتا ہے۔ غرض اللہ تعالیٰ کا پیدا کردہ یہ نظام صحت کی حالت میں نہایت عمدگی سے کام کرتا رہتا ہے۔ اور انسان کو احساس ہی نہیں ہوتا کہ کس قدر حساس مشینری اس کام کو سرانجام دے رہی ہے۔

احساس اس وقت ہوتا ہے جب اس مشینری میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جائے۔ ایک تو خرابی یہ پیدا ہو سکتی ہے کہ وہ اندرونی جھلی جس کا میں ذکر کر چکا ہوں جو عام طور پر نہایت نرم اور ملائم ہوتی ہے اور خوبصورت VALVES کی شکل میں موجود ہوتی ہے وہ سخت ہو جائے اس کے VALVE موٹے ہو جائیں اور یا تو LEAK کرنے لگیں اور یا تنگ ہو جائیں جس کے نتیجے میں خون کی گردش میں رکاوٹ پیدا ہونے لگے یا کوئی اور خرابی پیدا ہو جائے

ایک خرابی یہ پیدا ہو سکتی ہے کہ بیرونی جھلی یعنی PERICARDIUM جو صحت کی حالت میں صاف شفاف ہوتی ہے بگڑ جائے اور دل کی دھڑکن کے وقت رگڑ پیدا ہونی شروع ہو جائے یا اس میں موجود سیال مادہ کی مقدار کم یا زیادہ ہو جائے جس کی وجہ سے دل کی دھڑکن میں دقت ہونی شروع ہو جائے لیکن وہ خرابی جس میں آجکل سب سے زیادہ دلچسپی لی جا رہی ہے وہ دل کے پٹھے یعنی CARDIAC MUSCLE کی خرابی ہے۔ دل کے پٹھے کی خرابی کئی وجوہ کی بنا پر پیدا ہو سکتی ہے۔ ایک وجہ تو یہ ہوتی ہے کہ دل کو ضرورت سے زیادہ کام کرنا پڑ رہا ہو مثلاً ہائی بلڈ پریشر۔ موٹاپے یا VALVES کی بیماریوں کی وجہ سے دل کا پٹھا مسلسل دباؤ کے تحت کام کرتا رہتا ہے اور پہلے تو اس کا حجم اور جسامت بڑھتی چلی جاتی ہے اور پھر ایک مقام پر پہنچنے کے بعد جسامت میں پھیلاؤ پیدا ہو جاتا ہے اور دل کے عمل میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔

دل کے پٹھے کی بیماری ایک اور صورت میں بھی پیدا ہو جاتی ہے جیسے کہ میں نے بیان کیا ہے دل کو مسلسل آکسیجن اور غذا کی ضرورت ہوتی ہے جو اس میں سے گزرنے والی خون کی نالیاں فراہم کرتی ہیں اگر کسی وجہ سے یہ خون کی نالیاں تنگ ہو جائیں اور ان میں سے گزرنے والے خون کی مقدار کم ہو جائے۔ یا پھر بوقت ضرورت زیادہ خون فراہم کرنے کی صلاحیت ختم ہو جائے تو CARDIAC MUSCLE کو پوری غذا اور آکسیجن نہیں ملتی اور بیماری کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی بیماری ہے جسے ہم CORONARY ARTERY DISEASE اور عرف عام میں ہارٹ اٹیک کہتے ہیں۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ دل کی خون کی کسی نالی میں خون گردش کرنا بند کر دے اور رک جائے اس کے نتیجے میں دل کے پٹھے کا وہ حصہ جو خون کی اس نالی سے خون حاصل کرتا ہے متاثر ہوتا ہے اور شدید بیماری کی صورت میں زخمی یا مردہ ہو جاتا ہے۔

موجودہ زمانے میں یہ بیماری ایک وبائی صورت اختیار کر چکی ہے اور مغربی ممالک میں دوسری جنگ عظیم کے بعد اس بیماری نے ہر سال زیادہ سے زیادہ افراد کو متاثر کیا۔ عام طور پر یہ درمیانی عمر کے تندرست اور فعال افراد پر حملہ کرتی ہے۔ عورتوں کی نسبت مردوں میں زیادہ پائی جاتی ہے دل بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات ہونے کا خطرہ ہوتا ہے بلکہ بعض اعداد و شمار کے مطابق ایک تہائی مریض بیماری کا حملہ ہونے کے چند منٹ کے اندر ہسپتال پہنچنے یا ڈاکٹر کے آنے سے قبل ہی وفات پا جاتے ہیں۔

اس بیماری کی وجوہات میں خون کی نالیوں کو بہت اہمیت حاصل ہے اس لئے اب میں تھوڑا سا بیان ان نالیوں کا کروں گا۔

خون کی یہ نالیاں یا شریانیں انگریزی میں ARTERIES کہلاتی ہیں اور دل سے صاف آکسیجن سے لبریز خون جسم کے ہر حصے تک پہنچانے کا کام ان کے سپرد ہے دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ نیا تازہ خون جسم کے دور دراز حصوں تک پہنچ جاتا ہے۔

یہی نالیاں ہیں جو نبض کی صورت میں ہمیں جسم کے مختلف حصوں میں دھڑکتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ موجودہ دور میں ان نالیوں کی ایک بیماری انسانی جسم کو متاثر کر رہی ہے اس بیماری میں خون کی نالیوں کی دیوار میں کہیں کہیں چربی جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کے نتیجے میں نالی کا اندرونی حجم کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ چربی بہت زیادہ مقدار میں جمع ہو جائے تو نالی بالکل بند ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ بعض دفعہ چربی کی وجہ سے خون کی نالی کی اندرونی جھلی ٹوٹ جاتی ہے اور اس جگہ خون کے ذرات تیزی سے جم جاتے ہیں۔ ان ذرات کو PLATELETS کہتے ہیں اور یہ فوری طور پر خون کی نالی کو بند کر دیتے ہیں۔

ایک اور اہم وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ خون کی نالیوں میں ربڑ کی مانند عضلات ہوتے ہیں جو سائیکل کی ٹیوب کی مانند سکڑتے اور پھیلتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے یہ اچانک سکڑ جائیں تو خون کی نالی فوری طور پر بند ہو جاتی ہے اور بیماری کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

خون کی ان نالیوں کی بیماریوں پر بہت تحقیق کی جا چکی ہے اور بہت سی باتوں کا علم ہو چکا ہے جو ان بیماریوں کے پیدا کرنے میں ممد ہوتی ہیں۔ مثلاً موٹاپا۔ خون میں CHOLESTROL کی زیادتی۔ خون میں شوگر کی زیادتی اور سگریٹ نوشی چند ایسے عوامل ہیں جو خون کی نالیوں کی بیماری اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے دل اور دماغ کے امراض کے ساتھ اکثر پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی اور چیزیں بھی ہیں مثلاً ایسی غذا جس میں حیوانی چربیات یعنی مکھن، گوشت اور انڈا زیادہ استعمال کیا جائے مضر تصور کی جاتی ہے، اسی طرح نشہ آور اشیاء جیسے شراب ہے اس کا بھی ان بیماریوں سے گہرا تعلق ہے۔

دوسری طرف بعض ایسی اشیاء ہیں جو ان بیماریوں کو روکتی ہیں۔ ان میں ایسی غذا جس میں تیل استعمال کیا گیا ہو۔ جسمانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ورزش میں باقاعدگی اوقات میں باقاعدگی وغیرہ ایسے عوامل ہیں جو خون کی نالیوں کی بیماریوں سے محفوظ رکھ سکتے ہیں ان بیماریوں کے مختصر تعارف کے بعد اب میں ان کی روک تھام کے سلسلے میں کئے جانے والے اقدامات کی طرف آتا ہوں۔

اب تک جو کچھ میں بیان کر چکا ہوں اس سے یہ اندازہ کرنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ دل کی بیماریوں کی روک تھام ممکن ہے۔ چنانچہ امریکہ اور دیگر مغربی یورپی ممالک میں مسلسل ایک لمبے عرصے تک ان بیماریوں کی شرح بڑھنے کے بعد اب ان کی شرح گھٹنے کی طرف مائل ہو چکی ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں میں ان بیماریوں کا احساس بڑھ چکا ہے اور ان سے بچنے کے ذرائع کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہو چکی ہے

سب سے پہلے ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ اپنی غذا میں ہم کیا تبدیلی کریں جو دل کی بیماریوں سے بچنے میں ہماری مدد کرے۔ اس ضمن میں سب سے اہم غذا میں کیلوریز کی مقدار ہے۔ کیلوریز کی مقدار ضرورت کے مطابق ہونی چاہیئے۔ دفتر میں کام کرنے والے فرد کو کم کیلوریز کی ضرورت ہوتی ہے اور پہاڑی پر پتھر کوٹنے والے مزدور کو زیادہ کیلوریز کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر شخص کے لئے اس کی ضرورت کے مطابق کیلوریز کا اندازہ لگانا اور اس کے مطابق غذا کو ترتیب دینا بذات خود ایک پیچیدہ سائنس ہے اور میں اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا لیکن چند بنیادی اصول اس ضمن میں بیان کر دیتا ہوں جن پر عمل کر کے ہر شخص اپنے لئے مناسب اور موزوں غذا تجویز کر سکتا ہے

۱- سب سے زیادہ CALORIES روغنی اجزا میں ہوتی ہیں اس لئے تلی ہوئی چیزیں۔ گھی۔ مکھن۔ تیل۔ ملائی وغیرہ میں زیادہ CALORIES ہوتی ہیں۔ ایک چمچہ گھی میں ایک چمچہ چینی کے بالمقابل دوگنا کیلوریز زیادہ ہوتی ہیں

۲- نشاستہ یعنی کاربوہائیڈریٹ کے ذریعے CALORIES سستے طریق پر حاصل ہو سکتی ہیں۔ مثلاً عام گندم کی روٹی CALORIES حاصل کرنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔ اگر اس کو سبزیوں اور دالوں کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ تو اس کا نشاستہ پر ایسا اثر پڑتا ہے کہ شوگر جسم میں آہستہ آہستہ جذب ہوتی ہے اور کوئی مضر اثرات پیدا نہیں ہوتے۔

۳- تازہ پھل اور سبزیوں سے وٹامنز اور نمکیات حاصل ہوتے ہیں۔

۴- مناسب مقدار میں گوشت انڈا دودھ اور دہی سے جزو بدن بننے والی پروٹین (PROTEIN) ملتی ہے لیکن ان کی مقدار میں زیادتی CHOLESTROL کی مقدار کو خون میں بڑھا دیتی ہے جو خون کی نالیوں کی بیماریوں کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔

اپنے وزن پر نظر رکھنے سے غذا اور جسم کی ضرورت کے توازن کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اگر وزن مسلسل بڑھ رہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غذا مناسب نہیں ہے یا تو اس میں چربی زیادہ ہے یا اس کی مقدار ضرورت سے زیادہ ہے اور جسم کے لئے نقصان دہ ہو سکتی ہے چنانچہ مناسب حال ردوبدل کر کے زیادہ صحت افزا غذا استعمال کی جائے۔ ہمارے ملک کی عام غذا جس میں روٹی سالن۔ دالیں۔ سبزیاں پھل۔ دودھ اور دہی شامل ہے اس کا مناسب مقدار میں استعمال دل کے امراض کی روک تھام میں ممد ہوتا ہے کوشش کی جائے کہ وزن اعتدال کے مطابق رہے۔

دوسری اہم چیز جسمانی ورزش ہے اس کے کئی اثرات ہوتے ہیں ایک اثر تو یہ ہے کہ ورزش کے نتیجے میں خون کی کئی نالیاں جو پہلے بند ہوتی ہیں وہ کھل جاتی ہیں۔ اور دوران خون بہتر ہو جاتا ہے۔ پھر ورزش کا خون میں موجود شوگر اور چربی پر بھی اثر پڑتا ہے اور ان کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور خون کی نالیوں کی صحت میں ممد و معاون ہوتی ہے۔ ورزش میں بھی اعتدال ضروری ہے۔ سخت قسم کی ورزش ایک خاص عمر کے بعد مضر بھی ہو سکتی ہے اس لئے ہمیشہ ہلکی قسم کی ورزش جو باقاعدگی سے کی جائے وہی صحت کے لئے مفید ہوتی ہے اور دل کی بیماریوں کی روک تھام میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ سائیکل چلانا۔ پیدل چلنا۔ تیراکی وغیرہ ایسی ہلکی ورزشیں ہیں جو خصوصی طور پر ادھیڑ عمر کے لوگوں کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ دل کے امراض کا سگرٹ نوشی سے گہرا تعلق ثابت ہو چکا ہے۔ ہارٹ اٹیک اور فالج دو بڑے بڑے موذی مرض ہیں جن کی وجوہات میں سگرٹ نوشی کو شامل کیا گیا ہے بلکہ خون کی نالیوں کی تمام بیماریاں سگرٹ نوشی سے ہی پیدا ہوتی ہیں اس میں دلچسپی کی بات یہ ہے کہ سگرٹ نوشی کے عادی افراد کے علاوہ ان کے ساتھ رہنے والے لوگوں کا بھی (مثلاً بیویوں کا) ان بیماریوں سے زیادہ متاثر ہونے کا احتمال ہے۔ اس بات کا احساس ہو جانے کے بعد سے مغربی ممالک میں پبلک جگہوں مثلاً بسوں ٹرینوں۔ ہوائی جہازوں ریسٹورانوں وغیرہ میں سگرٹ نوشی کو ممنوعہ قرار دیا جانے لگا ہے۔ سگرٹ نوشی کے لئے بالکل علیحدہ کمرہ مختص کر دیا جاتا ہے تاکہ عوام کی صحت کو کسی شخص کی سگرٹ نوشی سے کوئی خطرہ پیدا نہ ہو سکے۔ ان اقدامات کے نتیجے میں دل کے امراض کی شرح مسلسل بڑھنے کے بعد گھٹنے کی طرف مائل ہو چکی ہے شراب اور دیگر منشیات کا بھی دل کی بیماریوں سے گہرا تعلق ہے لیکن اللہ کے فضل سے یہ مسئلہ ہمارے ملک میں اس نوعیت سے موجود نہیں ہے جیسا کہ بعض دوسرے ممالک میں ہے۔

ایک اور عادت جو ان بیماریوں پر اثر انداز ہوتی ہے وہ سونے اور جاگنے کے اوقات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں ایک BIOLOGICAL گھڑی کا نظام رکھا ہوا ہے۔ چنانچہ جسم کا درجہ حرارت۔ جسم میں ہارمون کی مقدار اور بہت سے دوسرے نظام ۲۴ گھنٹے کے دوران گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں اور اس کے نتیجے میں صحت پر مختلف اثرات مترتب ہوتے رہتے ہیں۔ بعض سائنس دانوں نے علی الصبح کے اوقات میں دل کے حملے زیادہ ہونے کے اعداد و شمار ظاہر کئے ہیں اس لئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رات کو جلد سو جانا اور صبح جلد اٹھ جانا بھی خون کی نالیوں کو کشادہ رکھنے اور ان میں خون کی گردش کو رواں رکھنے میں ممد اور معاون ہوتا ہے۔

آخر میں میں ان ادویہ کی طرف آتا ہوں جن کا استعمال ہارٹ اٹیک کی روک تھام میں مفید پایا گیا ہے۔ اس سلسلے میں سب سے اول درجہ پر تو اسپرین ہے۔ ریسرچ سے پتہ چلا ہے کہ بہت قلیل مقدار میں یہ دوائی PLATELETS کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتی ہے اور انہیں جڑنے سے روکتی ہے PLATELETS کی یہ خصوصیت ہارٹ اٹیک کی ابتدا کرنے میں اہم معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے اسپرین کا مسلسل استعمال ہارٹ اٹیک کو روکنے میں ممد دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ امریکہ میں لوگوں کی کثیر تعداد ہر روز اپنی غذا کے ساتھ 75 MG اسپرین بھی ضرور کھاتے ہیں۔ لیکن یہ دوائی ایک دو دھاری تلوار کی طرح ہے اور جہاں دل کے اٹیک روکنے میں مددگار ہوتی ہے وہاں معدہ کی اندرونی جھلی کو زخمی کرنے کا باعث بھی ہوتی ہے اور بعض لوگوں میں شدید قسم کی معدہ کی BLEEDING اسپرین کے استعمال کی وجہ سے ہو جاتی ہے جس میں جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے اسپرین کا استعمال بھی بہت سوچ سمجھ کر اور ڈاکٹر کی نگرانی میں ہی کرنا چاہیئے۔

موجودہ زمانے کے بعض ریسرچ کرنے والوں نے بعض ایسی مفید اشیاء بھی دل کے امراض کی روک تھام کے لئے دریافت کی ہیں جن کا استعمال صدیوں سے ہمارے ملک میں رائج ہے اور ان میں سے ایک السی کا تیل ہے۔ ڈنمارک میں ریسرچ کے دوران یہ پتہ چلا کہ یہ تیل PLATELETS کے اوپر اسی قسم کا اثر ڈالتا ہے جیسا کہ اسپرین۔ فرق صرف اتنا ہے کہ السی کے استعمال سے معدہ میں زخم نہیں ہوتے۔ حیرت انگیز بات ہے کہ سردیوں کے موسم میں السی کے چھوٹے چھوٹے لڈو ہمارے گاؤں اور شہروں میں ہمیشہ سے ہی لوگ استعمال کرتے چلے آتے ہیں۔

غرض یہ کہ دل کی نئے زمانہ کی بیماریاں موجودہ زمانے کی طرز زندگی سے گہرا تعلق رکھتی ہیں اور اس کی روک تھام کے لئے ہمیں ایک دفعہ پھر اپنا طرز زندگی بدلنا پڑیگا اور پھر اسی زمانے کی طرف لوٹنا ہوگا جب ہمارے آباؤ اجداد سادہ لیکن صحت مند زندگی گزارا کرتے تھے۔

غذا کو سادہ اور اپنی ضروریات کے مطابق کریں۔ اس وقت کھانا چھوڑ دیں جبکہ ابھی تھوڑی سی بھوک باقی رہتی ہو۔ سعدی نے کیا خوب کہا تھا۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
نہ زیستن برائے خوردن یعنی کھانا اتنا ہو کہ انسان زندہ رہ سکے اور عبادت کر سکے نہ کہ زندگی کا مقصد ہی صرف کھانا پینا ہو۔ مرغن غذائیں خاص طور پر دل کے لئے اور خون کی نالیوں کے لئے مضر ہیں۔ ان سے احتراز لازم ہے۔

پیدل چلنا سائیکل چلانا سیر و تفریح کرنا۔ کوئی نہ کوئی کھیل کھیلنا اور خوش رہنا خون کی نالیوں کو کھولتا ہے۔ اس میں جمی ہوئی چربی کو دور کرتا ہے۔ خون کی صحیح گردش کو جاری رکھتا ہے اور انسان کو صحت مند رکھتا ہے۔ اس لئے کام ہو جائیں تو پیدل۔ اوپر کی منزل پر جانا ہو تو سیڑھیوں پر تیزی سے چڑھیں۔ جسم کو حرکت دینے اور ورزش کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں لیکن یہ خیال رہے کہ اپنی ہمت سے زیادہ بوجھ دل پر نہ ڈالیں۔ چلتی ہوئی بس پر بھاگ کر چڑھ جانے کا طریق درست نہیں ہے۔ اسی طرح دو من گندم کی بوری کو اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا انصار اللہ کی عمر تک پہنچنے کے بعد آپ کو نقصان پہنچائے گا۔

کتنی دفعہ ہی میں نے ایسے مریضوں کا علاج کیا ہے جو ان معمولی معمولی احتیاطوں کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے نقصان اٹھاتے

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــــ نون۔ سین

بچوں کی جبری محنت

گذشتہ ایام میں عالمی برادری نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہندوستان میں جو قالینیں ان بچوں سے بنوائی جاتی ہیں جن سے بیگار لینا مقصود ہوتا ہے وہ عالمی منڈی میں نہیں آنے دی جائیں گی۔ چنانچہ ہندوستان میں جو لوگ سماجی کام کرتے ہیں انہوں نے بچوں سے یہ بیگار لینے کے خلاف مہم شروع کر کے ۵۰ بچوں کو اس کام سے الگ کیا ہے۔ ان بچوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ بالکل غلاموں کی طرح کام کرتے تھے۔ ان بچوں نے ۱۵۰ گاؤں کا دورہ کیا اور ۲۰۰۰ کلومیٹر دو ہفتے میں چل کر لوگوں کو بتایا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا رہا ہے انہوں نے کہا کہ ان کے والدین نے اپنی غربت کی وجہ سے ہمیں اس کام میں ڈالدیا تھا۔ اور ہم سے کام لینے والوں نے ہمیں غلام سمجھ کر کام لیا۔ ہمیں انسان سمجھا ہی نہیں گیا۔ وہ اس سارے دورے میں گیت بھی گاتے رہے۔ انہوں نے کچھ ڈرامے بھی کئے اور بڑے لوگوں اور بچوں سے گفتگو کر کے اپنے اغوا کی کہانیاں سناتے رہے۔ اور اس مارچ کا انجام راج گھاٹ پر کیا۔ جو مہاتما گاندھی کی سمادھی ہے کہتے ہیں۔ کہ اس سمادھی میں جو سیاہ سنگ مرمر لگا ہوا ہے اسکے پاس کھڑے ہو کر بچوں نے اونچی آواز میں کئی مرتبہ کہا کہ ہم بچے ہیں غلام نہیں ہیں اور کہ ہم جو کچھ حکومت سے چاہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ وہ اپنے بنائے ہوئے قوانین لاگو کرے اور بچوں کو فیکٹریوں میں کام کرنے کی اجازت نہ دے۔ جنوبی ایشیا کی تعاون تنظیم جو بچوں کی بیگار کے متعلق کام کرتی ہے اور ہندوستان، پاکستان نیپال اور بنگلہ دیش میں اسکی شاخیں ہیں نے اس واک یا مارچ کا اہتمام کیا تھا۔ وہ چاہتے یہ تھے کہ قالین بنانے والوں اور خریدنے والوں کے ضمیر کو جھنجھوڑا جائے۔ بتایا جاتا ہے کہ ۱۴ سال سے کم عمر کے بچے بھی پندرہ سے اٹھارہ گھنٹے روزانہ کام کرتے ہیں اور جن جگہوں میں یہ کام کرتے ہیں وہ صحت کے لئے خاصی مضر ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بہت سے بچے ایسے ہیں جنہیں خوراک بھی ان کی ضرورت کے مطابق نہیں ملتی ان کی اجرت بھی بسا اوقات انہیں نہیں دی جاتی اور اگر وہ کام کرنے میں غلطی کرتے ہیں تو انہیں مارا پیٹا بھی جاتا ہے تجزیہ نگاروں نے کہا ہے اس مارچ نے واقعی لوگوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ بچوں کو قالین بافی کی فیکٹریوں میں ملازم رکھا جاتا ہے اور انہیں ملازم رکھنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ انتہائی طور پر غریب ہیں اور قالین بافی میں اسلئے رکھا جاتا ہے کہ کوئی اور صنعت کاری انہیں ملازمت دینے کے لئے تیار نہیں۔ حکومت ان بچوں کے ملازم رکھائے جانے سے اسلئے نہیں روک سکتی کہ وہ انتہائی غریب ہیں اور اگر انہیں روکا جائے تو ان کے والدین پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ کئی فیکٹریاں ایسی ہیں۔ جنہیں گھر کے تمام افراد کام کر کے چلاتے ہیں۔ ہندوستان اور یونی سیف نے ۹،۲۶،۰۰۰ ڈالر مختص کئے ہیں تاکہ بچوں کو پیشے سکھائے جائیں اور ان کو تعلیم دی جائے۔ جرمنی نے اس سلسلے میں ۵ ملین ڈالر کی رقم دی ہے۔

یونان میں غیر ملکی

یونان کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ تمام ایسے غیر ملکیوں کو جو بلا اجازت ملک میں داخل ہوئے ہیں اپنے ملک سے نکال دے گی۔ چنانچہ گذشتہ روز یونان نے دو ترکیوں کو آٹھ سال کی قید کی سزا سنائی کیونکہ انہوں نے ۷۹ پاکستانیوں کو بغیر ضروری اجازت نامے کے ملک میں داخل کروایا تھا۔ اسی طرح یونان کی سرحد پر جو البانیہ سے ملتی ہے البانیہ کے ۱۰۰ باشندوں کو ملک بدر کیا گیا۔ تاکہ لاکھوں غیر قانونی طور پر آنے اور رہاں رہنے والے لوگوں سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکے۔ اب تک ۵۰۰ البانی ملک سے نکالے جاچکے ہیں۔ یہ چند روزہ کارروائی کا نتیجہ ہے لیکن پولیس نے کہا ہے کہ اس بات کا ڈر ہے کہ لوگ پھر چوری چھپے پہاڑیوں میں سے ہوتے ہوئے ملک میں داخل ہو جائیں گے شمالی شہر سالونیکا میں ایک نیم سرکاری افسر نے بتایا کہ یونان ترک بارڈر پر سے ۲ تاریخ کو ۷۹ پاکستانیوں کو غیر قانونی طور پر ملک میں داخل کرایا گیا تھا۔ چنانچہ ان کو ملک بدر کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ نہیں بتایا گیا کہ انہیں کہاں بھیجا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک عدالت نے ایک ۲۳ سالہ نوجوان اور ایک ۳۲ سالہ شخص کو بیرونی لوگوں کو غیر قانونی طور پر ملک میں لانے کے سلسلے میں سزائیں دی ہیں۔ قید کے علاوہ انہیں بیس ہزار امریکی ڈالر جرمانہ بھی کیا گیا ہے یہ دونوں افراد استنبول سے تعلق رکھتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پاکستانیوں سے معاوضے کے طور پر ۶۰ ہزار امریکی ڈالر لئے تھے اور انہیں اس بات کا یقین دلایا تھا کہ وہ انہیں یونان میں ایسی جگہوں پر پہنچا دیں گے۔ جہاں کسی کو ان کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکے گا۔ پاکستانیوں کو تین مہینے قید کی سزا بھی دی گئی ہزاروں مہاجر جو یونان میں داخل ہو چکے ہیں جن میں کرد ایرانی اور پاکستانی شامل ہیں۔ ترکی سفارتخانے کے ایک نمائندے نے کہا کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ ترکی کا اس میں ہاتھ ہے جو لوگ مہاجر بن کر آتے ہیں ان کو روکنا مشکل ہے اور کہا جاتا ہے کہ گذشتہ سال ۲۵۰۰ افراد مہاجرین کر یونان میں داخل ہوئے ہیں۔

زائرے / موبوتو

بتایا گیا ہے کہ زائرے کے صدر موبوتو سیسے سیکو کے ملک پر دباؤ بڑھ رہا ہے اور عالمی برادری ان سے یہ مطالبہ کر رہی ہے کہ وہ اقتدار وزیر اعظم کو سونپ دیں۔ اس وزیر اعظم کو انہوں نے برطرف کر دیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ دانت کے علاج کے لئے وہ مناکو چلے گئے جہاں وہ آرام کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسٹر موبوتو دنیا کے امیر ترین امیر ہیں۔ خیال تو یہ کیا جاتا ہے کہ وہ ایک دو روز میں واپس آجائیں گے۔ اگرچہ مغربی طاقتیں اس بات کی کوشش کر رہی ہیں کہ انہیں اقتدار سے ہٹا دیا جائے۔ امریکہ، فرانس اور بیلجیم اس ہفتہ پھر ایک میٹنگ میں اس بات پر غور کریں گے کہ موبوتو سے اقتدار کس طرح ان کے وزیر اعظم کو منتقل کروایا جائے تاکہ وہاں پر ایک کثیر الجماعتی جمہوریت کا قیام ہو سکے۔ جس شخص کو اقتدار منتقل کروایا جانا مقصود ہے اس کا نام شیسے کیڈی ہے اور یہ وہاں کے وزیر اعظم ہیں۔ اگرچہ انہیں موبوتو نے برطرف کر دیا ہے لیکن انہوں نے اپنی برطرفی کے احکام تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔

زائرے میں کچھ عرصے سے فسادات جاری ہیں اور ان فسادات میں ملک کی پولیس بھی آپس میں دو حصوں میں بٹ کر لوٹ مار کر رہی ہے۔ سینکڑوں افراد ان فسادات میں جان کھو بیٹھے ہیں۔ اس بات کا بھی اب امکان ہے کہ موبوتو کی دولت جو انہوں نے یورپ اور افریقہ کے بعض ممالک میں جمع کر رکھی ہے اسے منجمد کر دیا جائے گا اور بالآخر موبوتو کو اس سے محروم کر دیا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ یہ وہی بات ہے جو فلپائن کے فرڈیننڈ مارکوس کے ساتھ کی گئی تھی۔ مسٹر موبوتو کے پاس اس وقت ۴ ارب ڈالر بتائے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ رقم اگر استعمال کی جائے تو زائرے کے تمام بیرونی قرضوں کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔

بوسنیا کے مسلمان اسرائیل میں

بتایا گیا ہے کہ بوسنیا کے ۸۰ مسلمان خاندانوں کو اسرائیل بھجوایا گیا ہے اور یہ سب کچھ کہا جاتا ہے کہ انسانی ہمدردی کے ناطے کیا گیا ہے لیکن اس سے یہ بھی خدشہ ہے کہ عرب اسرائیل سیاست پر برا اثر پڑے گا۔ اسرائیل میں بسنے والے عرب راہنماؤں نے جنہوں نے آغاز کار میں کہا تھا کہ وہ ان مہاجروں کو رہائش گاہیں میسر کریں گے اب اپنے اس وعدے سے انحراف کر لیا ہے۔ انہوں نے اسرائیلی حکومت کے متعلق کہا ہے کہ وہ دراصل ۴۰۰ فلسطینیوں کی طرف سے توجہ ہٹانے کے لئے اس بات کو شہرت پسندی کا ذریعہ بنا رہی ہے۔ جب عربوں اور اسرائیل کے اس تنازعے کی خبر سابق یوگوسلاویہ پہنچی تو وہاں کے ۲۰ مزید خاندان جنہوں نے اسرائیل آنا تھا۔ بوسنیا سے آنے کا انکار کر دیا۔ جن لوگوں کو لایا گیا ہے انہیں چند فرانسیسی یہودیوں نے زغرب سے تل ابیب کی بن گورین ائیرپورٹ تک پہنچانے کا انتظام کیا تھا۔ جہاں اسرائیل کے ماحولیات کے وزیر مسٹر سریڈ نے ان کا استقبال کیا۔ مسٹر سریڈ نے کہا کہ بوسنیا کے لوگوں کا اسرائیل میں قیام پذیر ہونا جسمانی اور روحانی زخموں کا مداوا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب بھیرہ سے لکھتے ہیں:

امید ہے آپ بفضل تعالیٰ بخیریت ہوں گے۔ خدا تعالیٰ آپ پر بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ الفضل میں "چھوٹی سی بات" کے عنوان سے جو سلسلہ آپ نے شروع کر رکھا ہے نہایت ہی مفید اور دلچسپ ہے۔ تھوڑے سے وقت میں مختصر رنگ میں انسان بہت بڑی بڑی باتیں سیکھ جاتا ہے۔ اسی طرح کی ایک چھوٹی سی بات" ارسال ہے۔ شائع فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں کالج میں پڑھتا تھا۔ جس کمرے میں خاکسار رہتا تھا۔ اس کے چھت والا پنکھا (سیلنگ فین) روزانہ ٹک ٹک کی آواز دیتا۔ ایک دن بھائی جان سے کہا کہ اس کو چیک کروائیں لیکن نہ تو انہوں نے چیک کیا اور نہ خاکسار نے کوئی توجہ دی۔ ایک رات وہ پنکھا خاکسار کی چارپائی کے اوپر گر گیا۔ بچانے والی تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس نے بچا لیا۔ لیکن چومیں وغیرہ آئیں۔ تھوڑی سی سستی نے اتنا بڑا کام کر دیا۔ اب گرمیاں آ رہی ہیں۔ اگر پنکھے وغیرہ آواز دیتے ہیں یا ویسے بھی ان کو چیک کروا لینا چاہیئے تاکہ کسی حادثے سے بچا جا سکے اسی طرح اگر کسی جگہ سے بجلی کی تار ننگی ہو اس پر فوراً ٹیپ چڑھا دینی چاہیئے۔ ابھی پچھلے دنوں ہمارے محلے میں ایک عورت کو کرنٹ لگا پتہ لگا کہ استری کی تار کہیں سے ننگی تھی۔

یہ کام بظاہر چھوٹے چھوٹے سے ہیں مگر ان میں سستی نہیں کرنی چاہیئے فوراً اس طرف دھیان کرنا چاہیئے کہیں یہ سستی قیمتی جان نہ لے لے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

مکرم نور احمد صاحب اسلام آباد سے لکھتے ہیں:

اپنے دو واقعات ارسال کر رہا ہوں معمولی سی توجہ نہ دینے سے نقصان سے واسطہ پڑ گیا۔ ہوا یوں کہ خاکسار علاقہ اسلام آباد کے آب پارہ سے جمعہ پڑھنے کے لئے جا رہا تھا کہ راستہ میں اچانک ایک شخص سلام کہتے ہی زور سے جپھی ڈال کر مجھے کہنے لگا کہ آپکا کیا کیا حال ہے اس پر میں نے اس کو کہا کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں ہے اس پر اس نے کہا کہ ہم دونوں مدرسہ میں پڑھتے رہے ہیں اور دوست بھی ہوا کرتے تھے مگر معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ بڑے آدمی ہو گئے ہیں اس لئے ہم غریبوں کو شناخت کرنے کے روادار نہیں ہیں اور سلام کہہ کر چلتا بنا۔ جب بیت الذکر میں جمعہ کے بعد کچھ رقم کسی کو دینے کے لئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو نقدی =/۱۸۰۰ روپے غائب تھی مگر اب دعا پڑھنے اور سانس لینے کے سوا اور کیا کر سکتا تھا۔ اگر یہی جپھی ڈالنے کی بجائے صرف مصافحہ کرنے پر اکتفا کر لیتا تو اس نقصانِ خطیر سے محفوظ ہو جاتا۔

۲۔ اسی طرح ایک مرتبہ راولپنڈی پہنچ کر موتی محل سے لیاقت باغ کی طرف پیدل روانہ ہوا تا کہ ویگن پکڑ سکوں۔ میرے ہاتھ میں ایک بیگ بھی تھا جس میں دو صد روپے بھی تھے جو کہ جیب تراشی سے محفوظ کرنے کی خاطر رکھے گئے تھے۔ اس دن کچھ بارش بھی ہو رہی تھی ابھی چند قدم ہی چلا تھا کہ ایک قوی نوجوان نے میرا بیگ پکڑ لیا جس کو میں چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھا۔ مگر اس نے بصد اصرار یہ کہہ کر بیگ مجھ سے لے لیا کہ اگر ہم لوگ معمروں اور بزرگوں کے کام نہ آئے تو ہماری زندگی پر ہی لعنت ہے اور باتیں بھی کیں بلکہ چائے بھی پلائی کیونکہ یہ سردیوں کے دن تھے اور ہوا میں خنکی بھی تھی بعد ازاں ایک ویگن پر بھی سوار کر دیا جب گھر پہنچا اور بیگ سے سامان نکالا تو اس میں سے دو صد روپے غائب تھے۔ اب سوائے افسوس کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ میں اگر اجنبی کے بھروسے میں نہ آتا تو اس نقصان سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔

اصل بات یہی ہے کہ اگر چھوٹی اور معمولی بات کو مدنظر نہ رکھا جائے تو انسان کو بہر رنگ نقصان اٹھانا ہی پڑتا ہے۔

قرارداد تعزیت

ہم جملہ احباب جماعتِ احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودہا اپنے اجلاس میں جو مؤرخہ ۲۲ جنوری ۹۳ء منعقد ہوا اپنے ایک بہت ہی پیارے مخلص بزرگ محترم میاں فضل الرحمٰن صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ بھیرہ کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مکرم و محترم فضل الرحمٰن صاحب بسمل بلاشبہ خداداد صلاحیتوں کے مالک تھے۔ علمی وسعت کے ساتھ ساتھ ایک فصیح البیان اور پُرجوش خادم سلسلہ تھے۔ امامت کے ساتھ والہانہ عشق رکھنے والے وجود تھے۔

جماعت احمدیہ بھیرہ کے امیر رہے اور جماعت کی اخلاقی اور روحانی تربیت میں مگن رہے۔

جماعت احمدیہ بھیرہ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ جماعت کی خوشحالی اور استحکام اور ترقی کے لئے وہ ساری عمر اکثر بے قرار پائے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خواہش کو پورا فرمائے۔

آپ ایک بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ آپ نے ۲۷ء میں بھیرہ کی تاریخ احمدیت بھی لکھی جو اب آپ کی طرف سے ہمارے پاس بہترین تحفہ ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو ہمیشہ بلند کرتا رہے آپ کے پسماندگان کو یہ جانکاہ صدمہ حوصلہ اور صبر سے برداشت کرنے کی توفیق ملے۔

ہم آپ کے بیٹے مکرم محمود مجیب صاحب اصغر ایم اے لطیف شاہد صاحب اور دیگر پسماندگان سے دلی اظہارِ تعزیت کرتے ہیں۔

ہم ہیں جملہ احبابِ جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودہا۔

> اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور پر خدا کے ہو جاؤ۔
> (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

زیارت مرکز وفد واقفین نو

حلقہ نصیر آباد۔ ربوہ

۱۔ واقفین نو کا ۳۴ افراد پر مشتمل ایک وفد جس میں ۱۷ واقفین اور ۱۷ مائیں شامل تھیں۔ مکرم میاں اعجاز احمد طاہر صاحب سیکرٹری وقف نو نصیر آباد حلقہ سلطان (ربوہ) کی قیادت میں مورخہ ۱۰ جنوری ۹۳ء کو زیارت مرکز کیلئے ربوہ پہنچا۔

۲۔ وفد کا استقبال مکرم ناصر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نے دفتر وکالت وقف نو (بیت الاظہار) میں کیا اور وفد کو کیمیٹی روم میں بٹھایا گیا۔ بچوں میں بسکٹ تقسیم کئے گئے۔

۳۔ وفد کو وکیل وقف نو مکرم چوہدری محمد علی صاحب اور نائب وکیل وقفِ نو مکرم سید قمر سلیمان صاحب سے متعارف کروایا گیا۔ جنہوں نے بار بار ضروری امور پر نہایت احسن رنگ میں بچوں اور ان کی ماؤں کو ان کی ذمہ داریوں کے متعلق آگاہ کیا

۴۔ وفد گیسٹ ہاؤس تحریک جدید دیکھنے کے بعد دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ گیا۔ وہاں پر وفد کی ملاقات حضرت سیدہ محترمہ چھوٹی آپا (اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے) سے کروائی گئی جنہوں نے نہایت موثر الفاظ میں ضروری نصائح سے نوازا۔

۵۔ بعد میں وفد دار الضیافت گیا۔ وہاں پر وفد کو دوپہر کا پُرتکلف کھانا پیش کیا گیا۔

۶۔ سیکرٹری وقف نو حلقہ نصیر آباد نے آخر پر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وفد کو زیارتِ مرکز سے بے حد مسرت ہوئی ہے۔ انہوں نے وکالت وقفِ نو کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ: ص ۵

بن سکے گا۔ بوسنیا کے ان لوگوں کو چھ ہفتے تک ایک سکول میں ٹھہرایا جائے گا۔ جو کہ تل ابیب کے شمال کی جانب ۳۰ میل کے فاصلے پر ہے۔ اس کے بعد وہ دو عرب دیہات میں رہائش پذیر ہوں گے۔

پروگرام تو پہلے یہی تھا لیکن اب چونکہ عربوں نے ان کی پذیرائی کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے یہ معاملہ مشکوک ہو گیا ہے جس کمیٹی نے پہلے ان کی پذیرائی کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کے ایک رکن نے کہا ہے کہ ہم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی اس بات کو انجام تک پہنچا دیا ہے۔ یہ اسرائیل کو زیادہ بہتر طریق پر دنیا میں پیش کرنے کا ایک ذریعہ بنایا جا رہا ہے کیونکہ اسرائیل کے نام پر فلسطینیوں کی بے دخلی کی وجہ سے دھبہ لگ چکا ہے اسرائیل کے دائیں بازو کی حزب اختلاف نے کہا ہے کہ یہ بات بالکل بے ہودہ ہے کہ سابق یوگوسلاویہ کے ان لوگوں کو کسی عرب ملک نے اپنے ہاں رہائش کے لئے جگہ نہیں دی۔ جبکہ اسرائیل جو مسلمانوں سے لمبے عرصہ سے حالت جنگ میں ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک سو سال سے مسلمانوں سے جنگ کر رہا ہے نے ان لوگوں کو انسانی ہمدردی کے ناطے اپنے ہاں جگہ دینے کا انتظام کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ عربوں نے جو بات کہی ہے وہ ان کا واقعہ کے بعد آنے والا خیال ہے۔ جب یہ بات کہی گئی اس وقت امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر کرسٹوفر اسرائیل کے دورے پر تھے۔ اسرائیل نے اس دوران یہ بھی کہا کہ اسے اس بات کا یقین ہے کہ کرسٹوفر عربوں کو اس بات پر آمادہ کر لیں گے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششوں کو جاری رکھنے میں حصہ دار بنیں۔ جبکہ عربوں کا یہ کہنا ہے کہ جب تک ملک بدر فلسطینیوں کو واپس نہیں لایا جاتا امن کی کوئی گفتگو جاری رکھنا بے معنی ہے۔

بقیہ: صفحہ ۴

ہیں۔ اگر آپ ان دو باتوں کا خیال رکھیں گے تو تیسرا فائدہ بطور بونس کے آپ کو مل جائے گا یعنی آپ کا وزن اپنی اصلی حالت کی طرف آجائے گا۔ رمضان کا مہینہ شروع ہونے والا ہے اور علاوہ اور فوائد کے ایک یہ فائدہ بھی اس مہینے میں ہوتا ہے کہ اگر غذا اوپر کے بیان کردہ اصولوں کے مطابق ہو تو لازمی انسان اس مہینے میں اپنے جسم کی زائد چربی کو زائل کر کے وزن کم کرتا ہے۔ چنانچہ مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ پچھلے بیس سال کے دوران ہر رمضان میں ۸-۱۰ کلو وزن کم کرتا ہوں اور پھر یہ وزن غذا کی بے احتیاطیوں کے باعث پورے سال میں پھر بڑھ جاتا ہے۔ پھر رمضان کا مبارک مہینہ آتا ہے اور دوبارہ یہ وزن کم ہو جاتا ہے۔ اس وزن کی کمی کے نتیجے میں زیادہ چربی کو خون سپلائی کرنے کا بوجھ دل پر سے کم ہو جاتا ہے اور خون کی نالیوں میں سے بھی CHOLESTROL دور ہو جاتا ہے۔ غرض یہ صحت کو بہتر بنانے کا ایک نادر موقع ہے جو ہر سال اللہ کے فضل سے فراہم ہوتا ہے سگریٹ نوشی کے متعلق جتنا میں کہوں اتنا ہی کم ہے۔ ایک زمانے میں سگریٹ نوشی فیشن کے طور پر کی جاتی تھی لیکن اب جبکہ اس کے متعدد اثرات سامنے آچکے ہیں انسان بیزار ہو کر اسے چھوڑ رہا ہے۔ آج نہیں تو کل تمام دنیا سے اس لعنت کا خاتمہ ہو ہی جائے گا۔ افسوس کہ ہمارے عوام مغربی ممالک کی پیروی میں بہت سے کام کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے سگریٹ نوشی نے رواج پکڑا تھا۔ لیکن اب جبکہ وہ اس عادت سے چھٹکارا حاصل کر رہے ہیں ہم اس میں زیادہ ملوث ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ کھیل کے پروگرام بھی سگریٹ کے اشتہاروں کے بغیر ممکن نہیں ہیں۔ ہیروئن کی بیخ کنی کے لئے جدوجہد کرتے ہیں اور سگریٹ جو اس سے کہیں زیادہ بڑے آبادی کے تناسب کو متاثر کرتی ہے نظر انداز کرتے ہیں بلکہ فروغ دیتے ہیں۔ خدا کے فضل سے انصار اللہ میں یہ عادت کم ہے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری نئی نسل اس میں ملوث نہ ہو سکے۔

میں ذاتی طور پر ادویہ کے غیر ضروری استعمال کے خلاف ہوں اور اسپرین وغیرہ کے بد اثرات تو آپ کو بتا ہی چکا ہوں لیکن ہمیں اپنے آباؤ اجداد کی زندگی گزارنے کے طریقوں پر ریسرچ کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ کون سے اجزاء یا اشیاء تھیں جو وہ ہمیشہ اپنے استعمال میں رکھتے تھے۔ السی کی مثال میں پیش کر چکا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے علاوہ بھی اور چیزیں ہوں جو غذا میں استعمال کرنے سے انسان اپنی صحت کو برقرار رکھ سکتا ہو اور آخر میں دل کے بیماروں کے لئے ایک امید کی کرن بھی ہے کہ ضروری نہیں کہ ایک دفعہ دل کی کوئی تکلیف ہو جائے تو لازمی وہ بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ نہیں بلکہ صحت کے ان اصولوں پر عمل کر کے یہ ممکن ہے کہ ۱۰-۲۰ سال تک آپ نہایت تندرست اور خوشگوار زندگی گزار سکیں اور کبھی کوئی اور تکلیف نہ ہی ہو۔ اللہ ایسا ہی کرے۔

قائدین توجہ فرمائیں

اگر آپ نے سال ۹۳-۱۹۹۲ء کی تجنید ابھی تک مرکز نہیں بھجوائی تو براہ کرم فوری ارسال فرمائیں۔ شکریہ

مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ پاکستان

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سید شوکت علی صاحب الرحیم جیولرز کراچی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور آغا خان ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اب طبیعت قدرے بہتر ہے۔

○ محترم شیخ انور حمید صاحب ربوہ کی ہمشیرہ محترمہ صغراں بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ بشیر احمد صاحب لاہور بجلی کے تاروں میں شعلے نکلنے سے کپڑوں میں آگ لگ جانے کی وجہ سے بری طرح جھلس گئی ہیں اور ان کو بچاتے ہوئے ان کے خاوند کے دونوں ہاتھ بھی جل گئے۔ اس وقت دونوں ہی سروسز ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم راجہ عبدالرشید صاحب ابن حکیم راجہ محمد عبداللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم کی خوشدامن صاحبہ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (جہلم) بعارضہ قلب گذشتہ کچھ عرصہ سے شدید علیل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ مکرم عبدالمومن صاحب راحت آف شیخ پور وڑائچ ضلع گجرات حال مقیم نصیر آباد کوہ نور ملز راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ زچہ و بچہ پولی کلینک اسلام آباد میں انتہائی نگہداشت کے شعبہ میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

تصحیح

محترم سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز ربوہ نے محترمہ امتہ الشافی طور مسل نمبر ۲۸۷۹۲ اور محترمہ عطیہ مسرور صاحبہ مسل نمبر ۲۸۷۹۳ کی وصایا برائے اشاعت بھجوائی تھیں جو من وعن ۴ مارچ ۹۳ء کے الفضل میں شائع کی گئیں۔ اب محترم سیکرٹری صاحب نے ان کے متعلق درج ذیل تصحیح ارسال کی ہے

"دونوں کی ولدیت مسرور احمد صاحب طور ہے۔ نہ کہ سرور احمد۔ براہ کرم سرور احمد کی بجائے مسرور احمد ولدیت شائع فرمائی جائے۔ نیز عطیہ مسرور کا نام بھی عطیہ سرور کی بجائے عطیہ مسرور شائع کیا جائے۔"

بقیہ صفحہ ۱

کرتی۔ ہمارے ملک میں خصوصیت سے یعنی پاکستان اور ہندوستان میں اب یہ کثرت سے رواج ہو رہا ہے کہ بے تکلفی اور دوستی کا اظہار گندی گالیوں سے کرنا ہے۔ اور یہ گندی گالیاں پھر آہستہ آہستہ ایسی عادت بن جاتی ہیں کہ اس میں انسان کو شعور ہی نہیں رہتا کہ میں کہہ کیا رہا ہوں اور کر کیا رہا ہوں"۔

(از خطبہ فرمودہ ۳۰ مارچ ۹۰ء)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

هاضمہ اور پیٹ کا فوری علاج

DIGESTIN (TABLETS) Rs 15/- ڈائی جسٹین

مستقل شفاء کے لئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی۔

پیٹ درد کیور -/FLATULENCE CURE 20 ۔ گیس کیور -/COLIC CURE 20

قبض کیور -/PILES CURE 20 ۔ بواسیر کیور -/CONSTIPATION CURE 20

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۷۷۱-۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ افغان معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس امن معاہدے پر ۸ جماعتوں نے دستخط کر دیئے ہیں اس میں کہا گیا ہے کہ ربانی ۱۸ ماہ صدر رہیں گے۔ حکمت یار یا ان کا نامزد نمائندہ وزیر اعظم ہو گا۔ جو ۱۵ دن میں صدر اور جہادی گروپوں کے مشورہ سے کابینہ بنائے گا۔ جون ۹۴ء تک الیکشن کروائے جائیں گے اس معاہدے کے ذریعے صدر وزیر اعظم اور وزراء کے اختیارات طے پا گئے۔ بااختیار الیکشن کمیشن ۸ ماہ میں آئین ساز اسمبلی کا الیکشن کرائے گا۔ ہر پارٹی کے دو دو نمائندوں پر مشتمل ڈیفنس کونسل قومی فوج تشکیل دے گی۔

○ روسی حکومت کی ایک خفیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بھارت کے پاس ایٹمی ہتھیار اور ان کا دفاعی نظام موجود ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف افغان لیڈروں کے ہمراہ سعودی عرب تشریف لے گئے انہوں نے ۸ تاریخ کو عمرہ ادا کیا۔ شاہ فہد نے وزیر اعظم نواز شریف کو افغان معاہدہ کرانے پر مبارکباد دی ہے۔

○ ایران نے کہا ہے کہ ایران کو امریکہ کی طرف سے دہشت گردی کا سرپرست اعلیٰ قرار دینا مغربی اور صیہونی مہم کا حصہ ہے جس کا مقصد عالم اسلام کی توجہ بوسنیا اور فلسطینیوں جیسے مسائل سے ہٹانا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ پیپلز پارٹی حکومت سے تعاون صرف اس شرط پر کرے گی کہ آٹھویں ترمیم کو مکمل طور پر ختم کیا جائے۔

○ روس کے ۹۱ء کے ناکام روسی رہنما دوبارہ سرگرم عمل ہو گئے ہیں۔ سابق وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر ہم نے کانگریس کھو دی تو روس کھو دیں گے۔ انہوں نے عوام سے رابطہ کی مہم شروع کر دی ہے۔

○ بھارت نے پاکستان کو ۱۲۳ سمگلروں کی فہرست فراہم کر دی ہے کہا جاتا ہے کہ یہ سمگلر اٹری مچھلیوں کے ایجنٹ ہیں اور انہیں سرحد پار مال پہنچانے کا معاوضہ ملتا ہے۔

○ تجارتی حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ بھارتی روپے کی قیمت میں کمی سے پاکستانی برآمدات کم ہو گئی ہیں چاہیئے کہ حکومت پاکستان روپے کے آزادانہ تبادلے کے بھارتی فیصلے کا بغور جائزہ لے۔

○ کراچی کے ایک ہسپتال میں فائرنگ کے الزام میں اکبر بگتی کے بیٹے کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور اسے تفتیش کے لئے سی آئی اے کے حوالے کر دیا گیا ہے اس سلسلے میں غفلت برتنے پر سات پولیس اہلکار حراست میں لے لئے گئے۔

○ جرمنی کے دانشوروں کا ایک گروپ جیوش جس نے ۵۰ سال پہلے نازیوں کے خلاف تحریک چلائی تھی ایک دفعہ پھر متحرک ہو گیا ہے۔

○ لاہور ہائیکورٹ نے تاج کمپنی کے چار سابق ڈائریکٹروں کو حراست میں لینے کا فیصلہ سنایا ہے۔

○ برطانیہ کے ہفتہ وار اخبار دی آبزرور نے کہا ہے کہ عراق میں وہ علاقے جن میں شیعہ رہائش پذیر ہیں اور جو دلدلی ہے وہاں پر امریکہ ڈائیکس پر بم گرا کر زمین کو خشک کرنا چاہتا ہے۔ یہ شیعہ وہ ہیں جو صدر صدام حسین کی مخالفت کرتے ہیں۔

○ بوسنیا کے مسلمانوں کو خوراک پہنچانے کے لئے ترکی کا ایک فوجی جہاز سی ۱۰۸ جرمنی پہنچ گیا ہے۔ یہ ان جہازوں کے ساتھ شامل ہو گا جو امریکہ کی طرف سے خورونوش کا سامان بوسنیا پہنچا رہے ہیں۔

○ یورپین کمیونٹی اس بات پر غور کر رہی ہے کہ سربیا کے خلاف پابندیاں عائد کی جائیں۔

○ بوسنیا ہرزے گووینا میں قیام امن کے سلسلے میں اقوام متحدہ میں گفتگو شروع ہو گئی ہے۔ اور اس گفت و شنید میں ملک کو کئی حصوں میں تقسیم کرنے کا سوال شدت کے ساتھ سامنے آ رہا ہے۔

○ ٹنڈو اللہ یار خان جو حیدر آباد کے ضلع میں ہے سے گیارہ میل کے فاصلے پر تیل اور گیس کے ذخائر پائے گئے ہیں۔

○ جنتادل کے لیڈر اور سابق ہندوستانی وزیر اعظم وی۔پی سنگھ نے اصرار کے ساتھ کہا ہے کشمیر کے باشندوں کے ساتھ ہندوستان کی حکومت کو گفت و شنید کرنی چاہیئے۔ آپ یو این آئی یونائیٹڈ نیوز آف انڈیا کو ایک انٹرویو میں اپنے خیالات بتا رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ کشمیر میں حالات کو نارمل بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہاں کے باشندوں سے گفت و شنید کی جائے۔